دسویں قسط: سلسلہ کے لیے ملاحظہ ہو برہان جنوری ۱۹۷۵ء
مضمون سے متعلق نقشہ صفحہ ۱۶۶ پر ملاحظہ ہو

عربی لٹریچر میں قدیم ہندوستان

از: جناب ڈاکٹر خورشید احمد فارق صاحب صدر شعبۂ عربی و فارسی دلّی یونیورسٹی دہلی

سندھ کے اہم شہر
رُور[1]

اِدریسی[2] (بارھویں صدی کا ربع ثالث): -

(بالائی سندھ کا) خوشنما اور گنجان آباد شہر ہے، بازاروں میں ہر قسم کا سامان فراواں ہے، تجارت نفع بخش ہے، سندھ دریا (مہران) کے مشرقی کنارے پر دو شہر پناہوں میں واقع ہے باشندے آسودہ حال ہیں، ملتان کی ٹکر کا شہر ہے، رُور سے بسمد (بھٹر، شمال مشرق میں) تین مرحلے[3] دور ہے، رُور سے شہر اَتری (ابروی) کا فاصلہ چار مرحلے اور اَتری (ابروی) سے شہر قالری کا فاصلہ دو مرحلے ہے۔

یاقوت[4] (تیرھویں صدی کا ربع اول): -

رُور سندھ کا ایک ضلع ہے ملتان کے بقدر، دو فصیلوں میں محفوظ، سمندر کے پاس دریائے سندھ (مہران) کے کنارے منصورہ اور دیبل کی حدود میں واقع ہے، تجارت کا مرکز اور سندھی علاقہ کا بندرگاہ[5]۔

---

[1] محمد بن قاسم کے حملے کے وقت سندھ کا پایۂ تخت، ملتان سے لگ بھگ ڈھائی سو میل جنوب مغرب میں واقع تھا۔ دیکھو نقشہ
[2] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/ ۱۲۸۔ [3] عربی مرحلے کی مقدار صحیح طور پر میلوں میں متعین کرنا مشکل ہے تاہم [illegible] عام طور پر ایک مرحلہ کا فاصلہ بیس سے تیس میل کے درمیان رہتا تھا۔ [4] معجم البلدان، لیپزگ ایڈیشن ۲/ ۸۳۳
[5] یاقوت نے رُور کو دیبل سے خلط ملط کر دیا ہے اور جو باتیں دیبل سے متعلق دوسرے مصادر میں مذکور ہیں اور جو اس کے ساحلی علاقہ [illegible] ہیں وہ رُور کی طرف منسوب کر دی ہیں۔ [6] متن میں ہے۔ [illegible] مباح خس، مباح خس [illegible] اس کھیتی کو کہتے ہیں جو بارش کے رحم و کرم پر ہو اور جس کی سینچائی کنویں یا نہر سے ہوتی ہو۔

یہاں کھیتی صرف بارش کے پانی سے ہوتی ہے درختوں کی قلت ہے کھجور بھی نہیں ہوتی، روکھا اور وحشتناک شہر ہے، لوگ صرف تجارت کی خاطر یہاں رہتے ہیں، ندور سے ملتان کا فاصلہ چار مرحلے ہے اس کے قریب بُغرور[1] نامی ایک دوسرا شہر ہے جس کا فتوح سندھ میں ذکر آتا ہے۔

قالری[2]

ادریسی[3] (بارھویں صدی کا ربع ثالث):-

یہ خوشنما شہر سندھ دریا (مہران) کے مغربی کنارہ ایک شہر پناہ میں واقع ہے، خوش حال جگہ ہے ضروریاتِ زندگی سے بھرپور، تجارت پُرمنفعت ہے، شہر کے قریب بسمت مغرب سندھ دریا (مہران) کی دو شاخیں ہو جاتی ہیں، بڑی شاخ مغرب سے ہوتی ہوئی منصورہ[4] کی پشت سے جو اس کے مغرب میں ہے، نکلتی ہے اور دوسری شاخ شمال اور پھر مغرب سے ہوتی ہوئی پہلی شاخ سے منصورہ سے بارہ میل جنوب میں مل جاتی ہے۔ قالری کارواں راستہ سے ہٹ کر واقع ہے، اس کے باوجود لوگ بڑی تعداد میں یہاں آتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مقامی باشندے (تاجر) بڑے خوش معاملہ اور دیانتدار واقع ہوئے ہیں، منصورہ سے قالری کا فاصلہ ایک بڑے مرحلہ یعنی چالیس میل کے بقدر ہے۔ قالری سے سہوان[5] (شروسان) کا فاصلہ تین مرحلے ہے۔

سہوان (شروسان)[6]

(وسطی سندھ کا) عظیم المرتبت شہر ہے، یہاں بہت سے چشمے اور نہریں ہیں، نرخ ارزاں ہیں

---

[1] ہمارے مراجع میں اس کا ذکر نہیں ہے، البتہ بلاذری نے فتوح سندھ کے ضمن میں صرف اتنا لکھا ہے کہ محمد بن قاسم نے برہمن آباد فتح کر کے رُور اور بُغرور کی طرف کوچ کیا (فتوح البلدان مصر ص ۴۴۴) [2] شاید کلری کی تعریب ہے جو منصورہ سے تیس میل شمال مغرب میں واقع ہے۔ دیکھو پھوپالی ص ۹۲ (اسٹڈیز ان انڈو مسلم ہسٹری بمبئی ۱۹۳۹ء) [3] نزہتہ المشتاق قلمی ۱/۱۴۲-۱۴۳۔ [4] عرب سندھ کا دارالسلطنت، موجودہ حیدرآباد سندھ سے تقریباً پچاس میل شمال مشرق میں۔

[5] نزہتہ المشتاق ادریسی میں شروسان (شین معجمہ) اور بعض دوسری کتابوں میں جن میں بلاذری کی فتوح البلدان شامل ہے سدوسان (سین مہملہ اور سوسان بالراء المہملہ قلمبند ہوا ہے، یہ دونوں سہوان کی تصحیف معلوم ہوتے ہیں سہوان کراچی سے لگ بھگ ایک سو نوے میل شمال مشرق میں ایک چٹان پر واقع تھا، اس کے قریب ایک تالاب تھا اور نزدیک کے پہاڑوں سے کئی چھوٹے دریا اس کے پاس سے ہو کر گزرتے تھے۔ دیکھو منتظم ص ۲۹۱ (ہندوستان کا قدیم جغرافیہ، کلکتہ ۱۹۲۴ء) [6] نزہتہ المشتاق قلمی ۱/۱۴۳۔

اور اسباب آسائش سہل الحصول ہیں، لوگ کھاتے پیتے ہیں، تجارت پر منفعت ہے اور ترقی پذیر، بہت سے لوگ (بغرض تجارت) باہر سے یہاں آتے رہتے ہیں، اس شہر سے منجابری (منابری) کا فاصلہ بجانب مغرب تین منزل ہے۔

منجابری[1]

(سہوان کے مغرب میں) ایک نشیبی خطۂ ارض میں واقع ہے، مکانات خوشنما ہیں اور شہر سے باہر کا علاقہ نظر فروز ہے، کھیت اور باغات پائے جاتے ہیں، پینے کے لیے چشموں اور ندیوں کا پانی استعمال ہوتا ہے، یہاں سے شہر بجگور (بیرتد) کا فاصلہ (مغرب میں) چھ مرحلے ہے اور دیبل کا دو مرحلے[2] دیبل سے بجگور (فیروز) کو کارواں سڑک منجابری سے ہوکر گذرتی ہے۔ اصطخری ص ۱۷۵، سندھ دریا کے مغرب میں واقع ہے، جو لوگ دیبل سے منصورہ جاتے ہیں وہ منجابری سے ہوکر گزرتے ہیں منجابری منصورہ کے بالمقابل مغرب میں واقع ہے۔[3]

قصدار یا قزدار

اصطخری (دوسری صدی کا ربع ثالث):-

قصدار، طوران (قلات بلوچستان) کا پایۂ تخت ہے، اس کے ماتحت شہر اور مزروعہ دیہات ہیں، قصدار پر معتبر بن احمد نامی ایک شخص قابض ہے جو صرف عباسی خلیفہ کے نام پر خطبہ پڑھتا ہے، اس کا قیام قلات (کیز کانان) میں ہے، طوران زرخیز علاقہ ہے، یہاں چیزیں سستی ہیں، انگور، انار اور سرد آب و ہوا کے پھل پائے جاتے ہیں، کھجور بالکل نہیں ہوتی۔

---

[1] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۳۳ - اس شہر کی جائے وقوع کے بارے میں محققوں کے درمیان کافی اختلاف رائے ہے، کننگھم ۳۳۲ نے جائے وقوع ٹھٹھہ یا بتاگر تجویز کی ہے، ہندیوالا ۳۳ نے بھانبور ٹھٹھہ سے چالیس میل اور دیبل سے پچیس میل پر ایک شہر تھا، ادریسی نے منجابری کو سہوان سے تین مرحلے مغرب میں اور اصطخری (ص ۱۷۵) نے منجابری یا المشتاۃ الفوقانیہ کو دیبل سے چھ مرحلے شمال میں بتایا ہے اس تصریح کے پیش نظر منجابری کی جائے وقوع ٹھٹھہ اور بھانبور دونوں سے کافی اوپر شمال میں کر کے کوہستانی سلسلے کے قریب قرار دینا زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے۔ [2] اصطخری ص ۱۷۹، چھ مرحلے غالباً یہی فاصلہ درست ہے۔

[3] المسالک والممالک ص ۱۷۶۔

مقدسیؒ (دسویں صدی کا ربع آخر):۔

طوران کا یہ صدر مقام ایک کھلے میدان میں واقع ہے، شہر کے دو حصے ہیں جن کو ایک وادی ملاتی ہے ایک حصہ میں سلطان طوران کا محل اور قلعہ ہے، دوسرے میں جس کا نام کُودین ہے، تاجروں کے ہاسٹل اور گودام ہیں، یہ حصہ پہلے کی نسبت زیادہ کشادہ اور صاف ستھرا ہے، شہر چھوٹا ہے، لیکن تجارت کا مرکز ہونے کے باعث پُر منفعت ہے، یہاں خراسان، فارس، کرمان اور ہندوستان سے بیوپاری آتے ہیں، پانی خراب ہے، اس کو پی کر پیٹ بھاری ہو جاتا ہے، سلطان عادل اور متواضع ہے۔

پنجگور (پنجبور)

مقدسیؒ (دسویں صدی کا ربع آخر):۔

مکران کا یہ صدر مقام نخلستانوں میں واقع ہے، اس کی فصیل مٹی کی ہے جس میں دو دروازے ہیں: طوران دروازہ اور تیز دروازہ، فصیل کے چاروں طرف ایک خندق ہے، جامع مسجد بیچ بازار میں واقع ہے، باشندے ایک دریا کا پانی پیتے ہیں، ان کی زبان (بلوچی) ناقابلِ فہم ہے، بس نام کے مسلمان ہیں۔

ادریسیؒ (بارھویں صدی کا ربع ثالث):۔

آباد شہر ہے، بہت سے کاروباری یہاں رہتے ہیں، باشندے مالدار ہیں اور خوش معاملہ، نیک چلن، شریف اور پاکباز، یہ شہر سرزمین مکران سے تعلق رکھتا ہے۔

کیچ (کیز، تربت کے قریب)

ادریسیؒ: مکران کا سب سے بڑا شہر کیچ (کیز) ہے، عرض و طول میں لگ بھگ ملتان کے

۱؎ احسن التقاسیم ص ۴۷۸۔ ۲؎ مقدسی ص ۴۷۵ و ۴۷۸ ۔ پنجبور ص ۲۸۴ و ۴۸۵ ۔ فتوح البلدان بلاذری ص ۴۷۷ ، فتوح البلدان ۔ ۔ ۔ ۱۷۷۶ء فرہنگ ۔ ۳؎ احسن التقاسیم ص ۴۷۸۔ ۴؎ نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۱۳۔

۵؎ پنجگور سے تقریباً ایک سو دس میل جنوب مغرب میں ۔ ۔ ۔ ص ۲۲۔

۶؎ نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۱۳۔

بقدر ہے، یہاں کھجور خوب ہوتی ہے اور دور دور تک مزروعہ اراضی ہے، بھاؤ معقول ہیں اور تجارت فروغ پر ہے۔

تیز

مقدسی[1] (دسویں صدی کا ربع آخر):-

مکران کے ساحل سمندر پر واقع ہے، یہاں بہت سے نخلستان ہیں، عمدہ جہاد چوکیاں (رباط) اور ایک اچھی جامع مسجد بھی ہے۔ بلحاظ تمدن باشندے متوسط درجہ کے ہیں، علم کے ساتھ ساتھ ان میں سلیقہ، شائستگی اور خوش مذاقی بھی کم ہے تاہم تیز ایک مشہور تجارتی بندرگاہ ہے۔

ادریسی[2] (بارھویں صدی کا ربع ثالث):-

ساحل سمندر پر ایک چھوٹا لیکن مشہور اور آباد شہر ہے، یہاں فارسی جہاز لنگر انداز ہوتے ہیں عمان کا پایۂ تخت (صحار) نیز جزیرہ کیش (قیس) کے مسافر ادھر کا سفر کرتے ہیں، یہ جزیرہ بحر فارس کے وسط میں واقع ہے۔ تیز سے کیچ (کیز) کی مسافت پانچ مرحلے (لگ بھگ اکیوساٹھ میل[3]) اور کیچ (کیز) سے پنجگور (قندبور) کا فاصلہ دو بڑے مرحلوں[4] کے برابر ہے۔

دیبل[5]

اصطخری (دسویں صدی کا ربع ثالث):-

سندھ دریا (مہران) کے مغرب میں ساحل سمندر پر واقع ہے، تجارت کی بڑی منڈی ہے سندھ اور دوسرے ملکوں کا بندرگاہ ہے، یہاں کھیتوں کی سینچائی صرف بارش کے پانی سے ہوتی ہے (کیونکہ یہاں نہ کوئیں ہیں نہ نہریں) درختوں کی قلت ہے، کھجور بھی نہیں ہوتی، روکھی اور وحشتناک جگہ ہے، صرف تجارت کی خاطر لوگ یہاں رہتے ہیں۔

---

[1] احسن التقاسیم ص ۴۰۸۔ [2] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۱۳۔ [3] ہودود العالم ص ۲۳۲۔ [4] یعنی فاصلہ لگ بھگ ۵۰ میل کے قریب ہے۔ [5] کراچی کے قریب مغرب میں سندھ کا تاریخی بندرگاہ۔

اگر وہ خدا جو سب کا خالق ہے [illegible] یا تعجب اور [illegible] ہے [illegible]
خدا کے سوا [illegible] نہیں [illegible] کسی چیز کو [illegible]

نصاریٰ نے ان کو خدا کا بیٹا کہا تو ان سے فرمایا کہ آدم کو دیکھو کہ آدم کو بغیر ماں باپ کے پیدا
کیا۔ (إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ ۖ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ)
(آل عمران) اسی طرح حضرت زکریا جو نہایت بوڑھے تھے اور ان کی بیوی بانجھ تھیں
ان [illegible] بیٹا یحییٰ پیدا ہونے کی بشارت دی [illegible] خدا تعالیٰ [illegible]
[illegible] إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ) (سورۂ مریم) اسی طرح
سورۂ ہود میں حضرت ابراہیم کی بیوی کو بشارت ہوئی کہ لڑکا ہوگا تو وہ ہنسیں اور کہنے لگیں
(يَا وَيْلَتَىٰ أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَٰذَا بَعْلِي شَيْخًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ) تو فرشتوں
نے کہا کیا تو تعجب کرتی ہے خدا کے حکم پر؟ اور ان کے لڑکا پیدا ہوا۔

اور جب نصاریٰ ان دلائل قاطعہ پر بھی نہ قائل ہوئے تو آں حضرت نے خدا کے حکم
سے مباہلہ کی دعوت دی، جس پر اہل نجران جھک گئے اور جزیہ دینے پر تیار ہو گئے۔ (آل عمران)

اس سے بہت پہلے یہ بحث سورۂ مریم میں آ چکی ہے اور آیات کے الفاظ میں ایک دوسرے
سے مشابہ ہیں یہ بحث ملائکہ کے خلق و ظہور سے کی ہے۔ حتیٰ کہ سورہ آل عمران میں بھی بتایا
[illegible]
[illegible]
[illegible] کہ خدا کے سوا کوئی خالق و آمر نہیں [illegible] جاتا ہے اس میں کیا تعجب ہے؟
[illegible] حضرت ابراہیم نے [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

مذہب وقت کے لوگ پائے جاتے ہیں، بیشتر آبادی مسلمان ہے، منصورہ یا بنیہ سے تین[1] مرحلے شمال مغرب میں بھیمال (ماہل) چھ[2] مرحلے (مشرق میں) ہے، دیبل سے بانیہ کا فاصلہ دو[3] مرحلے ہے بانیہ سے براہ بھیمال (ماہل) کیچ (کنبایۃ) تک جو ساحل سمندر کا شہر ہے، ایک مسلسل ریگستان ہے، جہاں بالکل آبادی نہیں اور پانی کمیاب ہے، یہ ریگستان اتنا وسیع، اجاڑ اور بنجر ہے کہ کسی متنفس کا ادھر سے گذر نہیں ہوتا۔ اصطخری ص ۱۷۵، بانیہ چھوٹا شہر ہے، منصورہ کے موجودہ عرب سلاطین کا دادا عمر بن عبد العزیز ہبّاری قرشی اسی شہر کا باشندہ تھا۔

سندھ کی بدھ اور مید قومیں

بدھ[3]

اصطخری[4] (دسویں صدی کا ربع ثالث):۔

سندھ کے حدود میں دو غیر مسلم قومیں آباد ہیں۔ ایک بُدھ اور دوسری مید، بدھ قوم طوران (قلات پلیٹو) مکران، ملتان نیز منصورہ کے ماتحت علاقوں کے حدود میں پھیلی ہوئی ہے۔ بدھ قوم کی بستیاں سندھ دریا (مہران) کے پچھم میں ہیں، یہ لوگ اونٹ پالتے ہیں، فالج نامی بڑھیا تیز رو اونٹ جو خراسان، فارس اور دوسرے ملکوں کو بھیجا جاتا ہے، انہی کے علاقہ میں پیدا ہوتا ہے۔ بدھ قوم کا خاص شہر گندھاوا (قندابیل) ہے، یہ لوگ اسی جگہ تجارتی سامان لے کر خرید و فروخت کرنے آتے ہیں۔ بدھ قوم خانہ بدوشوں سے مشابہ ہے اور زیادہ تر جھونپڑیوں اور جنگلوں میں رہتی ہے۔

ادریسی[5] (بارھویں صدی کا ربع ثالث):۔

ملتان کے شمال میں شرقی طوران (طوبران) سے متصل ایک صحرا ہے، اس صحرا سے منصورہ کی حد تک ایک خانہ بدوش قوم آباد ہے جس کو بُدھ کہتے ہیں، ان کے قبیلے اور بستیاں بڑی تعداد میں

---

[1] اصطخری ص ۱۷۹، ایک مرحلہ۔ [2] اصطخری ص ۱۷۹، آٹھ مرحلے۔ [3] بعض مراجع میں بُدھ یا ننو(؟) آیا ہے۔ ایک رائے یہ ہے کہ بُدھ فوجکی کی تعریب ہے جو ایک بڑا بلوچ قبیلہ تھا۔ دوسری رائے یہ ہے کہ بُدھ یا لبا۔ الوحدہ سے کچھ۔ گندھاوا کے آس پاس کا پہاڑی علاقہ مراد ہے جہاں بدھ مذہب کا زور تھا دیکھو ہودیوالا ص ۳۳۔۳۴۔ [4] المسالک والممالک ص ۱۷۶۔ [5] نزہۃ المشتاق قلمی ص ۱۴۱

طوران (طوبران) مکران، ملتان اور منصورہ کے شہروں کے حدود پر آباد ہیں اور یہ لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ بُدھ قوم (شمالی افریقہ کے) بربر خانہ بدوشوں سے ملتی جلتی ہے، یہ لوگ جھونپڑیوں، جھاڑیوں اور زیر آب نشیبی علاقوں میں رہتے ہیں، یہ علاقے مغربی سندھ میں پائے جاتے ہیں۔ یہ لوگ خوش پیکر، تیز رفتار اونٹ پالتے ہیں جن کی نسل سے فالج نامی اونٹ پیدا ہوتا ہے، خراسان اور فارس وغیرہ کے لوگ اس اونٹ سے بلخی اور سمرقندی اونٹ کی نسل لینے کی خاطر اس کے طلبگار رہتے ہیں، وجہ یہ ہے کہ فالج اونٹ کی شکل اور ساخت اچھی ہوتی ہے اور ہمارے ملکوں کے اونٹ کے برخلاف اس کے دو کوہان ہوتے ہیں۔

مَید[۱]

اصطخری[۲] (دسویں صدی کا ربع ثالث):-

(مید قبیلے) ملتان سے سمندر تک سندھ دریا (مہران) کے کنارے کنارے پھیلے ہوئے ہیں، ان کی تعداد بہت ہے، سندھ دریا سے بھینمال (قامُہل) تک جو ریگستان ہے اس میں مَیدوں کی بہت سی چراگاہیں اور دیہات پائے جاتے ہیں۔

ادریسی[۳] (بارھویں صدی کا ربع ثالث):-

مذکورہ بالا ریگستان[۴] کے سرے پر مَید نامی ایک خانہ بدوش قوم آباد ہے جو اس ریگستان کے کنارے کنارے گھاس کی تلاش میں پھرتی رہتی ہے۔ مَید چراگاہیں بھینمال (ماہل) سے متصل ہیں، مَیدوں کی تعداد بہت ہے اور یہ لوگ اونٹ نیز بکریاں پالتے ہیں اور اپنے مویشی چراتے چراتے اکثر سندھ دریا (مہران) کے کنارہ واقع شہر رُور تک آ جاتے ہیں اور کبھی مزید آگے بڑھ کر مکران کے حدود کے نزدیک پہنچ جاتے ہیں۔

۱؎ کننگھم کی رائے میں مید یا مند یا لنون جیحون پار کی SCYTHIAN قوم کی نسل سے تھے جو ساتویں صدی عیسوی کے آخر تک پوری طرح وادی سندھ پر قابض ہو گئی تھی۔ ہندوستان کا قدیم جغرافیہ ص ۵-۳۴۴۔

۲؎ المسالک والممالک ص ۱۰۰۔ ۳؎ نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۱۲۔ ۴؎ اس سے وہ ریگستان مراد ہے جس کا ذکر ادریسی نے نانیہ کے بیان میں کیا ہے۔

ہندوستان کے اہم شہر

جنوب مغربی راجستھان کا بھینمال[1] (ماہل)

اصطخری[2] (دسویں صدی کا ربع ثالث):-

ہندوستان کا سرحدی شہر ہے۔ چول (صیمور) تا بھینمال (قامہل) ہندوستانی علاقہ ہے۔ بھینمال (قامہل) سے مکران اور بدھ اور بدھ کی متصلہ آراضی سے سرحد ملتان تک کا علاقہ سندھ میں شمار ہوتا ہے۔ بھینمال (قامہل) تا بانیہ اور بھینمال تا کھمبے (کنبایۃ) ریگستان ہے، کھمبے (کنبایۃ) سے چول (صیمور) تک مزروعہ آراضی ہے جس میں مسلسل بستیاں اور دیہات پائے جاتے ہیں۔ بھینمال (قامہل) سنجان (سندان) چول (صیمور) اور کھمبے (کنبایۃ) میں جامع مسجدیں ہیں اور اسلامی شعائر نظر آتے ہیں، یہ سب خوش حال اور بڑے شہر ہیں، یہاں ناریل، کیلا اور آم پایا جاتا ہے، زراعت زیادہ تر دھان کی ہوتی ہے، شہد کی بہتات ہے لیکن کھجور نہیں ہوتی۔

ادریسی[3] (بارھویں صدی کا ربع ثالث):-

بعض لوگ بھینمال (قامہل) کو ہندوستان میں داخل کرتے ہیں اور بعض اس کو سندھ کا شہر قرار دیتے ہیں، یہ اُس ریگستان کے کنارے واقع ہے جو سندھ، ہند، کھمبے، دیبل اور بانیہ سے متصل ہے۔ بھینمال (قامہل) ایک بڑا اور آباد شہر ہے، سندھ سے ہندوستان کا سفر کرنے والے اسی شہر سے ہوکر گزرتے ہیں، یہاں تجارت خوب ہوتی ہے اُس پاس مزروعہ آراضی اور دیہات ہیں، پھل کم ہیں لیکن تجارت پُرمنفعت ہے، مویشی بھی خوب ہیں، یہاں سے

---

[1] بعض محققوں مثلاً ایلیٹ اور محمد دیوالا کی رائے میں ادریسی کا ماہل اُمہل یا اَنہل کی تصحیف ہے اور انہل سے مراد انہلواڑہ یا پاٹن ہے، یہ رائے درست نہیں معلوم ہوتی کیونکہ ادریسی الگ سے عربی مراجع میں انہلواڑہ کا بھی ذکر ہوا ہے جو ماہل سے الگ اور مختلف شہر تھا اور اب بھی ہے۔ ماہل بھینمال کی تصحیف معلوم ہوتی ہے جو سرحدی اضلاع کے پاس واقع تھا، بلاذری کی فتوح البلدان میں اس کا نام بیلمان بالنون قلمبند ہوا ہے۔ بھینمال گجرات کے گرجر پرتیہاروں کا دار الحکومت تھا، بعد میں وہ قنوج منتقل ہوگئے تھے اور اس کو حکومت کا مرکز بنالیا تھا۔ دیکھئے نظم ص ۲۶۲ [2] المسالک والممالک ص ۱۷۶۔ [3] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۱۶۔

منصورہ کا فاصلہ نو مرحلے اور کیمبے (کنبایۃ) کا پانچ[1] ہے۔

یاقوت[2] (تیرھویں صدی کا ربع اوّل):-

بھینمال (قامہل) ہندوستان کا سرحدی شہر ہے، چُول (صیمور) سے بھینمال (قامہل) تک ہندوستانی علاقہ ہے، بھینمال سے مکران، بُدھ اور اس سے آگے ملتان کی سرحد تک ساری آراضی سندھ میں داخل ہے۔ بھینمال (قامہل) میں ایک جامع مسجد ہے جہاں باجماعت نماز ادا کی جاتی ہے یہاں ناریل اور کیلا پیدا ہوتا ہے، دوسرے اناجوں کے مقابلہ میں دھان کی کاشت زیادہ ہے بھینمال (قامہل) سے منصورہ کا فاصلہ آٹھ مرحلے اور کیمبے (کنبایۃ) کا چار مرحلے ہے۔

گجرات کے شہر

انہلواڑ[3] یا نہروالا یا پاٹن (نہروارہ)

ادریسی[4]:-

.....یہاں بغرض تجارت بہت سے مسلمان تاجر آتے رہتے ہیں، شہر کا حاکم مسلمانوں کی عزت کرتا ہے اور ان کے مال ومتاع کا محافظ ہے، یہاں کے حکمرانوں[5] کو اپنے علاقہ میں عدل وانصاف قائم رکھنے سے فطری لگاؤ ہے، کسی کام سے ان کو اتنی دلچسپی نہیں جتنی عدل وانصاف سے ہے، لوگ کہتے ہیں کہ ان کے انصاف، پابندی عہد اور حسن سیرت کی بدولت وہ اور ان کی ساری رعایا امن وعافیت سے بہرہ مند ہے، بڑی تعداد میں لوگ دور دور سے ان کی قلمرو میں آتے ہیں، ان کا ملک خوب پھل پھول رہا ہے، باشندے خوش حال ہیں اور پُرعافیت زندگی گذارتے ہیں، یہاں کے عوام اتنے راستباز واقع ہوئے ہیں اور بدیانتی سے ان کو ایسی نفرت ہے کہ اگر کسی شخص کا دوسرے پر کوئی حق واجب ہو اور زمین پر خط کھینچ کر ایک دائرہ بنا دیا جائے اور اس میں طالب حق داخل ہو جائے تو دوسرا

---

[1] اصطخری مقدسی اور یاقوت تینوں نے بھینمال سے منصورہ اور کیمبے کا فاصلہ علی الترتیب آٹھ اور چار مرحلے دیا ہے اور غالبًا یہی صحیح ہے۔ [2] معجم البلدان ۱/۰۱۔ [3] رن کچھ کے بالمقابل مشرق میں اور ممبئی سے دو سو میل شمال میں۔ [4] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۲۳۔ [5] حکمرانوں سے راشٹرا کوٹا خاندان کے راجہ مراد ہیں جن کو عرب بلہرا کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

شخص از خود اس میں آجاتا ہے اور اس وقت تک دائرہ سے باہر نہیں نکلتا جب تک پہلے کا حق ادا نہ کردے یا اس سے حق معاف نہ کرالے۔

مہزوالا (مہرواره) کے باشندے چاول، مٹر، لوبیا، اُرد، اور مچھلی کھاتے ہیں، نیز ان جانوروں کا گوشت جو طبعی موت مر جائیں لیکن خود کسی بڑے یا چھوٹے پرندے یا چرندے کو ذبح نہیں کرتے، گائے کا گوشت ان کے ہاں قطعاً ممنوع ہے، جب گائے مر جاتی ہے تو اس کو دفن کر دیتے ہیں۔ یہ خصوصی برتاؤ صرف گائے کے ساتھ کیا جاتا ہے، جب گائے بڑھاپے کے باعث خدمت کرنے سے قاصر ہو جاتی ہے تو اس سے کام نہیں لیا جاتا اور مرتے دم تک اس کے کھانے، چارے کا خیال رکھنے کی تاکید کی جاتی ہے۔

کیمبے (کنبایۃ)

مسعودی[1] (دسویں صدی کا ربع ثانی):-

یہ وہی شہر ہے جس کی طرف چرمراتے کنبائتی جوتے منسوب کیے جاتے ہیں، یہ جوتے یہاں اور قریب کے شہروں میں جیسے سنجان (سندان) اور سوپارہ (سوبارہ) میں بھی بنائے جاتے ہیں، میں نے ۳۰۳ھ/۹۱۵ء میں کیمبے کا سفر کیا تھا، اس وقت وہاں راجہ مانکیر (مالکیبد) بلہرا کی طرف سے بانیا حاکم تھا، بانیا برہمن تھا اور اس کو مذہبی مناظرہ کا بڑا شوق تھا، جب کوئی (ممتاز) مسلم یا غیر مسلم عالم کیمبے (کنبایۃ) آتا تو بانیا اس سے مناظرہ کیا کرتا تھا۔ یہ شہر سمندر کی ایک خلیج پر واقع ہے، جو نیل یا دجلہ یا فرات سے زیادہ وسیع ہے، اس خلیج کے ہر دو جانب شہر، گاؤں، دیہات، بستیاں، نیز باغ اور ناریل کے کنج موجود ہیں۔ باغوں اور کھیتوں میں مور، طوطے اور دوسرے پرند پائے جاتے ہیں۔ کیمبے اور اُس سمندر کے درمیان جس سے یہ خلیج نکلتی ہے، دو دن یا اس سے کچھ کم مسافت ہے۔

ادریسی[2]:-

سمندر سے تین میل کے فاصلے پر ایک خوشنما شہر ہے، یہاں مختلف شہروں اور ملکوں کا

---

[1] مروج الذہب حاشیہ تاریخ کامل ۱/۱۴۳-۱۴۴ - [2] نزہۃ المشتاق قلمی، ۱/۱۱۷۔

تجارتی سامان اتارا جاتا ہے اور مختلف سمتوں میں بھیجا جاتا ہے، یہ بھی ایک خلیج پر واقع ہے جہاں جہاز لنگر انداز ہوتے ہیں، پانی کی فراوانی ہے، کیمبے (کنبایت) کے گرد ایک مضبوط شہر پناہ ہے جس کو سندھ کے گورنر دما نے اس وقت بنوایا تھا جب جزیرہ کیش[1] کے حاکم نے کیمبے پر حملہ کر کے اس کو فتح کر لیا تھا۔

گندھار[2] (قندھار)

ادریسی:-

گندھار (قندھار) وسیع آباد شہر ہے، باشندے اپنی ڈاڑھیوں کے اعتبار سے ایک امتیازی حیثیت کے مالک ہیں، وہ لمبی لمبی ڈاڑھیاں رکھتے ہیں، اکثر لوگوں کی ڈاڑھی گھٹنوں یا اس سے کچھ کم دراز ہوتی ہے خوب گھنی اور چوڑی بھی، ان کے چہرے گول ہوتے ہیں، ان کی لمبی چوڑی ڈاڑھیاں ضرب المثل بن گئی ہیں، لباس اور ظاہری ہیئت میں ترکوں سے ملتے جلتے ہیں، گندھار (قندھار) اور اس کے ماتحت دیہاتوں میں گیہوں، چاول، دوسرے غلے، بکریاں اور گائیں پائی جاتی ہیں، یہ لوگ مردہ بکریاں کھاتے ہیں، گائے کا گوشت کلیۃً حرام ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں، نیل گاڑی سے گندھار (قندھار) تا پاتن (نہرواره) پانچ مرحلے کے بقدر مسافت ہے، گندھاریوں کی کابل شاہ[3] سے جنگ رہتی ہے۔

بروص[4] (بروج یا بروص)

ادریسی: ایک بڑا اور باعظمت شہر ہے، عمارتیں اینٹ اور چونے کی ہیں، باشندے بلند حوصلہ ہیں،

---

[1] کیش یا قیس خلیج فارس کا ایک مشہور جزیرہ اور بندرگاہ ہے، یہاں مراد بھی یہی ہے، ہودیوالا صاحب کی رائے ہے کہ کیش سے کچھ مراد ہے، جہاں تک ہمیں معلوم ہے عرب کچھ کو کیش سے تعبیر نہیں کرتے، بلکہ کچھ کا معرب قصۃ لاتے ہیں، ادریسی نے بھی دوسری جگہ خلیج فارس کے جزیرہ قیس کو کیش لکھا ہے۔ [2] خلیج کیمبے سے ساڑھے چار میل دھادھر ندی کے [illegible] کنارے۔ ہودیوالا صاحب۔ ادریسی نے گجرات کے گندھار کو افغانستان کے قندھار سے خلط ملط کر دیا ہے، داڑھی اور لباس کے بارے میں اس نے جو باتیں لکھی ہیں وہ قندھاریوں ہی پر صادق آتی ہیں، اس کی اس تصریح سے بھی کہ ان کی کابل شاہ سے جنگ رہتی ہے صاف ظاہر ہے کہ گندھار سے افغانستان کا قندھار مراد ہے۔ [3] دسویں صدی میں کابل شاہ کی قندھاری ترکوں سے جنگ [illegible] ہودیوالا صاحب [illegible] [4] [illegible]

خوش حالی اور دولت مند، ان کی تجارت دور دور مشہور ہے، بغرض تجارت پردیسوں کا سفر کرنا اور شہروں شہروں گھومنا ان کا خاص مشغلہ ہے بھروچ سندھ اور چین کے تاجروں کا بندرگاہ ہے، یہاں سے چمول (صیمور) تک دو دن کی مسافت ہے اور پاتن (نہر وارہ) آٹھ مرحلے (شمال میں) واقع ہے، بھروچ سے پاتن (نہر وارہ) کا سارا راستہ میدانوں سے ہو کر گذرتا ہے، بیل گاڑی کے ذریعہ طے کیا جاتا ہے، سامان بھی بیل گاڑی پر ڈھویا جاتا ہے، ہر گاڑی پر ایک آدمی ہوتا ہے جو بیل ہانکتا ہے اور ایک دوسرا آدمی راستہ بتاتا ہے۔ یا قوت ؒ بھروچ سے نیل اور لاک بصرہ مکی جاتی ہے۔

ہندوستان کے مغربی ساحل کے شہر
اوکھمن (اوتکین) اور کولینا (رکولی)

ابن خرداذبہؒ (نویں صدی کا ربع ثانی):-

سندھ دریا کے ڈیلٹا سے اوکھمن (اوتکین) تک جہاں سے ہندوستان کی ابتدا ہوتی ہے، چار دن کی مسافت پر ہے، اوکھمن (اوتکین) کے پہاڑوں میں بانس پیدا ہوتا ہے اور میدانوں میں غلہ، یہاں کے باشندے، سرکش، باغی اور ڈاکو ہیں۔ اوکھمن سے میدؒ کا فاصلہ دو فرسخ (تقریباً سات میل) ہے، مید کے لوگ سمندری ڈاکو ہیں۔ اوکھمن سے کولیناؒ (رکولی) کا فاصلہ بھی دو فرسخ (تقریباً سات میل) ہے، کولینا (رکولی) سے سنجان (سندان) تک اٹھارہ فرسخ (تقریباً ساٹھ میل) مسافت ہے۔ سنجان (سندان) میں ساگوان اور بانس کے جنگل ہیں۔

۱؎ معجم البلدان ۲/۱۸۸۔ ۲؎ المسالک والممالک ص ۶۲۔ ۳؎ ابن خرداذبہ کے اوتکین اور ادریسی کے اوکھمین سے شاید اوکھا پوٹ مراد ہے جو جزیرہ نما کے کاٹھیاواڑ کے شمال مغربی سرے پر واقع ہے، اوکھا پورٹ کے آس پاس کی اراضی کو اوکھمنڈل کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے اور اوتکین غالباً اوکھمنڈل کی تخفیف ہے۔ دیکھو ہوڈیوالا ص ۱۷ و ڈاکٹر مقبول (ہندوستان اور مشرقی علاقے، لائڈن ۱۹۶۰ء) ۱۱۹۔۱۲۰۔ ۴؎ مید سے غالباً کاٹھیاواڑ کے مغربی ساحل کا کوئی بندرگاہ مراد ہے جہاں سے اس علاقہ کے لوگ بحری ڈاکے ڈالتے تھے۔ ۵؎ بعض محققوں کی تجویز ہے کہ کولی کو کولینا پڑھنا چاہیے جو موجودہ [illegible] کے قریب ہی ساحل سمندر پر واقع ہے لیکن اس تجویز کو ماننے سے ایک مشکل یہ پیدا ہوتی ہے کہ اوکھا پورٹ سے اس کا فاصلہ سب [illegible] چوہتر میل (۲ چار فرسخ) بنتا ہے [illegible] فاصلہ ایک سو میل سے کم نہیں [illegible] [illegible] کے [illegible] دیکھو [illegible] کالسنوز مئی ۱۹۵۳ء ص ۲۴۲۔

ادریسی[۱]: کیمبے (کنبایت) سے براہ سمندر جزیرہ اوکمن (اوکیش) تک ڈیڑھ مجری اور اوکمن (اوکیش) سے جزیرہ دیبل[۲] تک دو مجری مسافت ہے۔ اوکمن (اوکیش) سے سندھ کی ابتدا ہوتی ہے، یہاں دھان اور دوسرے اناج پیدا ہوتے ہیں، یہاں کے پہاڑوں میں بانس کے جنگل ہیں، باشندے مورتی پوجا کرتے ہیں، اوکمن سے جزیرہ متند (گجرات) تک دو فرسخ (تقریباً سات میل) فاصلہ ہے[۳] متند کے باشندے ڈاکو ہیں، متند سے کولی نارہ (کولی) دو فرسخ دور ہے اور کولی نارہ (مرلی) سے ساحل کے ساتھ ساتھ سوپارہ (شرتادہ) کا فاصلہ تقریباً پانچ مرحلہ ہے۔

سوپارہ[۴] (سوبارہ)

ادریسی[۵]: سوپارہ سمندر سے تقریباً ڈیڑھ میل دور ہے، یہ ایک متمدن، آباد اور پھلتا پھولتا شہر ہے، ضروریات زندگی سے بھرپور، بحر ہند کا ایک تجارتی بندرگاہ ہے، یہاں بڑے پیمانے پر مچھلی پکڑی جاتی ہے اور سمندر سے موتی نکالے جاتے ہیں۔

سنجان[۶] (سندان)

ادریسی[۷]: سوپارہ (بارہ) سے (شمال میں) تقریباً پانچ[۸] مرحلے پر واقع ہے۔ سنجان (سندان) کا فاصلہ سمندر سے ڈیڑھ میل ہے، یہ ایک متمدن شہر ہے، مختلف دستکاریوں میں باشندوں کو مہارت اور شہرت حاصل ہے، لوگ خوش حال تاجر ہیں اور تجارت کے میدان میں بڑے تجربہ کار، سنجان (سندان) بلند مرتبہ شہر ہے۔ بہت سے لوگ بغرض تجارت یہاں آتے ہیں اسی طرح یہاں کے تاجر دوسرے ملکوں کو جاتے ہیں۔ اس کے مشرق میں سندان نامی جزیرہ ہے جو اسی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ یہ کافی بڑا جزیرہ ہے[۹] اور یہاں خوب زراعت ہوتی ہے انگور

---

[۱] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۱۷-۱۱۸۔ [۲] دیبل اور اوکھا دونوں بندرگاہ ہیں، ادریسی نے یہاں بھی غلطی کی ہے [۳] کاٹھیاوار کے قریب ہے۔ [۴] تقریباً چالیس میل شمال میں [۵] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۱۷-۱۱۸ [۶] دمن کے قریب ہے، تقریباً نوے میل شمال ہیں۔ ہودیوالا ص ۶۶۔ [۷] نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۱۷-۱۱۸۔

[۸] یہ فاصلہ درست نہیں، سوپارہ سنجان (سندان) سے تقریباً پچاس میل جنوب میں واقع ہے۔

اور ناریل پیدا ہوتا ہے، بانس کے جنگلات بھی ہیں، اس جزیرہ کا شمار ہندوستان میں ہوتا ہے۔ سلمان (سندان) سے چول (صیمور) پانچ مرحلے (جنوب میں) ہے۔

تھانہ (تانہ)

ادریسی: شاندار شہر ہے، ایک وسیع خلیج کے کنارے واقع ہے، جس میں جہاز داخل ہوتے ہیں اور مختلف ملکوں اور شہروں کا سامان اتارا جاتا ہے، یہاں کے پہاڑوں اور میدانوں میں بانس پیدا ہوتا ہے، بانس کی جڑوں سے بنسلوچن (طباشیر) نکالا جاتا ہے اور پورب پچھم کے سارے ملکوں کو بھیجا جاتا ہے، نقلی بنسلوچن میں ہاتھی کی جلی ہوئی ہڈیاں ملا دی جاتی ہیں لیکن خاص بنسلوچن اس کانٹے دار ہندی بانس کی جڑوں ہی سے حاصل کیا جاتا ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

چول (صیمور)

مسعودی (دسویں صدی کا ربع ثانی):-

میں ۳۰۴ھ ۹۱۶ء میں سرزمین گجرات (لار) کے شہر چول (صیمور) آیا جو بلہرا کی قلمرو میں داخل ہے۔ اس وقت چول (صیمور) کا حاکم جانج تھا، شہر میں دس ہزار مسلمانوں کی بستی تھی جو بیاسرہ قوم نیز سیراف، عمان، بصرہ، بغداد اور بہت سے دوسرے ملکوں کے ان لوگوں پر مشتمل تھی جنہوں نے یہاں شادی بیاہ کر کے بود و باش اختیار کر لی تھی، ان میں خاصی تعداد ممتاز تاجروں کی تھی جن میں موسیٰ بن اسحاق صندا پوری کا نام قابل ذکر ہے، اس وقت ہنرمن کے منصب پر ابو سعید معروف بن زکریا فائز تھا، ہنرمن مسلمانوں کے مقدم یا سربراہ کو کہتے ہیں۔ ہندو حاکم کسی معزز اور وجیہ مسلمان کو اس کے ہم مذہبوں کا ناظم امور مقرر کر دیتا ہے جس کے ذمہ ان کے معاملات کی نگرانی ہوتی ہے۔ بیاسرہ ان مسلمانوں کو کہتے ہیں جو ہندوستان میں پیدا ہوتے ہیں۔ بیاسرہ کا واحد بیسر

---

۱ گمبھنگ ایک سو دس میل۔ ہود یلا الاص ۶۶۔ ۲ بمبئی سے بیس اکیس میل شمال میں۔ ۳ نزہۃ المشتاق قلمی ورق ۱۹۳ کی تحقیق کے مطابق یہ بنسلوچن بانس کی گانٹھوں میں پیدا ہوتا ہے جن میں پانی ہے۔ دیکھو ہود یلا الاص ۶۹۔ ۴ بمبئی سے تیس میل جنوب میں۔ ہود یلا الاص ۶۶۔ ۵ مروج الذہب ج ۱ ص ۸۵-۸۶۔ ۶ بیاسرہ ایک ہندوستانی نژاد مسلمان فرقہ تھا جو اسلامی عہد میں بحری قزاقوں سے لڑنے کے لیے فوجی خدمت انجام دیتا تھا، دیکھو ا ۂ البلدان ص ۱۲۵

ریسی[۱]: سُنجان دسندان) سے (جنوب میں) چول (صیمور) پانچ[۲] مرحلے پر واقع ہے، یہ ایک فراخ و سلسلہ شہر ہے جہاں شاندار عمارتیں پائی جاتی ہیں، ناریل اور بانس کی بہتات ہے، یہاں کے پہاڑوں پر خوشبودار پودے بکثرت ہوتے ہیں اور مختلف ملکوں کو برآمد کیے جاتے ہیں۔

یاقوت[۳] (تیرھویں صدی کا ربع ثانی):-

چول (صیمور) ہندوستان کے اُن شہروں میں ہے جو سندھ سے متصل ہیں، وہ دیبل[۴] کے قریب واقع ہے اور راجہ بلہرا کی قلمرو میں داخل ہے۔ صیمور اور تھانہ[۵] (کنامہ) اُن (غیر مسلم) شہروں میں سے ہیں جہاں مسلمانوں کی بستیاں ہیں، ان کے معاملات اور مفادات کی نگرانی مسلمان کرتے ہیں جن کو راجہ بلہرا مقرر کرتا ہے، چول (صیمور) میں ایک جامع مسجد ہے جہاں باجماعت نماز ہوتی ہے، راجہ بلہرا ایک بڑی سلطنت کا تاجدار ہے اور شہر مانکیر (مالکھید) میں قیام کرتا ہے۔

سِندابور[۶]

ادریسی[۷]:-

بروچ (بھروچ) کے بندرگاہ سے سندابور کا فاصلہ براہ ساحل چار مرحلے[۸] ہے، سندابور ایک بڑی کھاڑی پر واقع ہے جہاں جہاز لنگر انداز ہوتے ہیں، یہ ایک تجارتی شہر ہے، اس پاس گاؤں ہیں جہاں زراعت ہوتی ہے، شہر میں مختلف قسم کے کاروبار اور روزگار پائے جاتے ہیں۔ (باقی)

۱ے نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۱۹۔ ۲ے ایک سو دس میل کے قریب۔ ۳ے معجم البلدان ۵/۴۰۷۔
۴ے یاقوت کی یہ رائے صحیح نہیں، دیبل سندھ کا بندرگاہ تھا کراچی کے قریب اور صیمور موجودہ ریاست گجرات کا بندرگاہ تھا بمبئی سے نوے میل شمال میں۔ ۵ے بظاہر تھانہ کی تصحیف ہے، بلہرا کی قلمرو میں کنامہ نامی کوئی شہر تحریروں میں دریافت نہ ہوسکا۔ ۶ے موجودہ گوا (GOA) کے قریب جنوب میں واقع تھا بمبئی سے تقریباً دو سو پچاس میل کے فاصلہ پر، ڈاکٹر نینار کی رائے ہے کہ سندابور، سِندابور کی تصحیف ہے جو موجودہ شہر کاروار سے تین میل مشرق میں ایک بڑے میدان میں واقع تھا اور جہاں آج کل بھی اس نام کا ایک گاؤں موجود ہے عرب جغرافیہ نویس اور جنوبی ہندوستان مدراس ۱۹۴۲ء ص ۷۴۔ ۷ے نزہۃ المشتاق قلمی ۱/۱۲۴۔
۸ے ادریسی نے سندابور کو سندان سے غلط ملط کر دیا ہے، بروچ سے سندابور کا فاصلہ چار سو پچاس میل سے کم نہیں یعنی چار مرحلے تقریباً ڈیڑھ سو میل کے برابر ہوتے ہیں اور یہ ٹھیک یہی فاصلہ بروچ سے سُنجان سندان کا ہے دیکھو حاشیہ

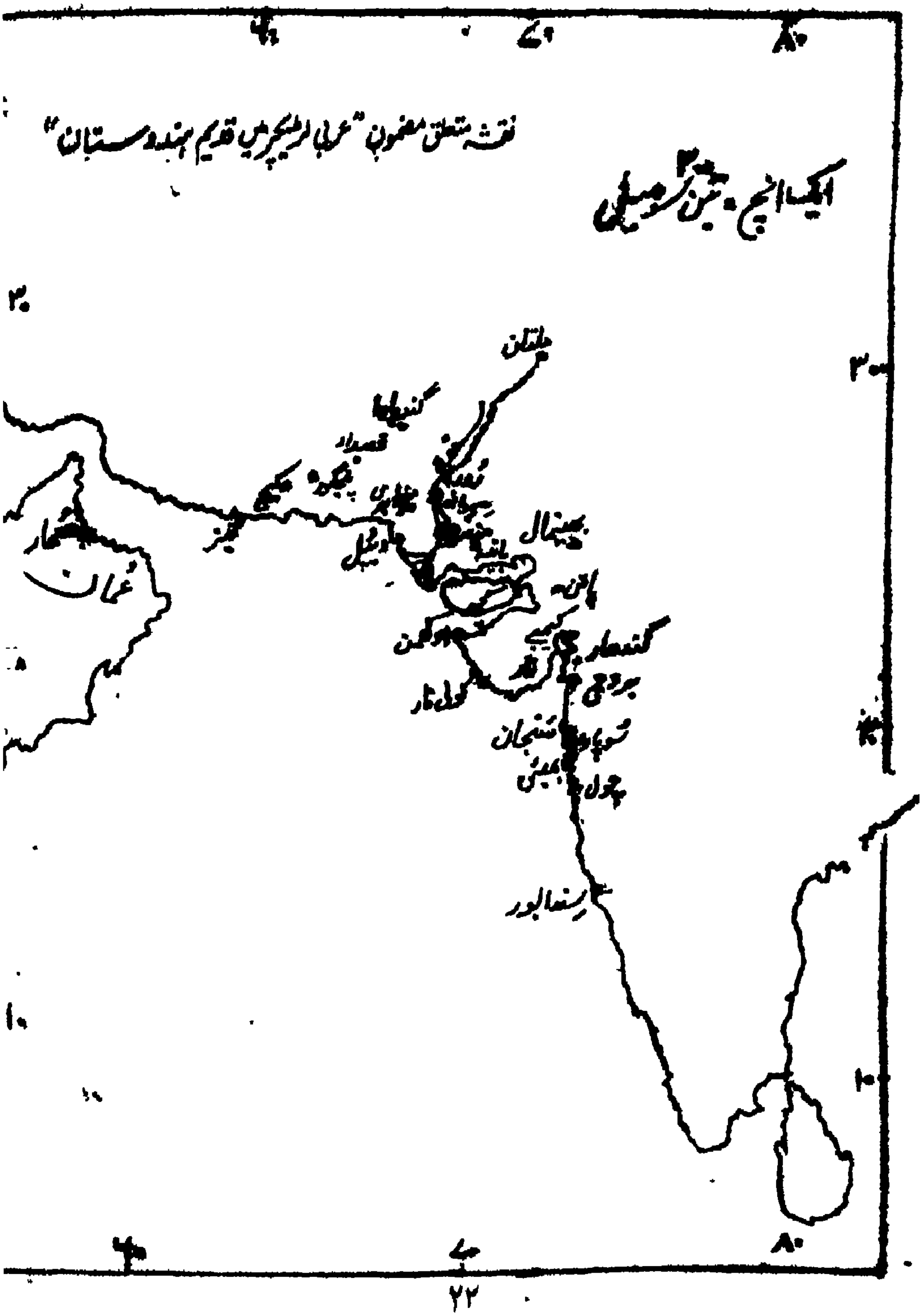
نقشہ متعلق مضمون "عربی لٹریچر میں قدیم ہندوستان"
ایک انچ = تین سو میل
ملتان
قصدار
دیبل
بھیلمال
بروچ
سنجان
سندابور
عمان